www.novelsclubb.com
گمان از قلم طیبہ رفیق
ناولز کلب

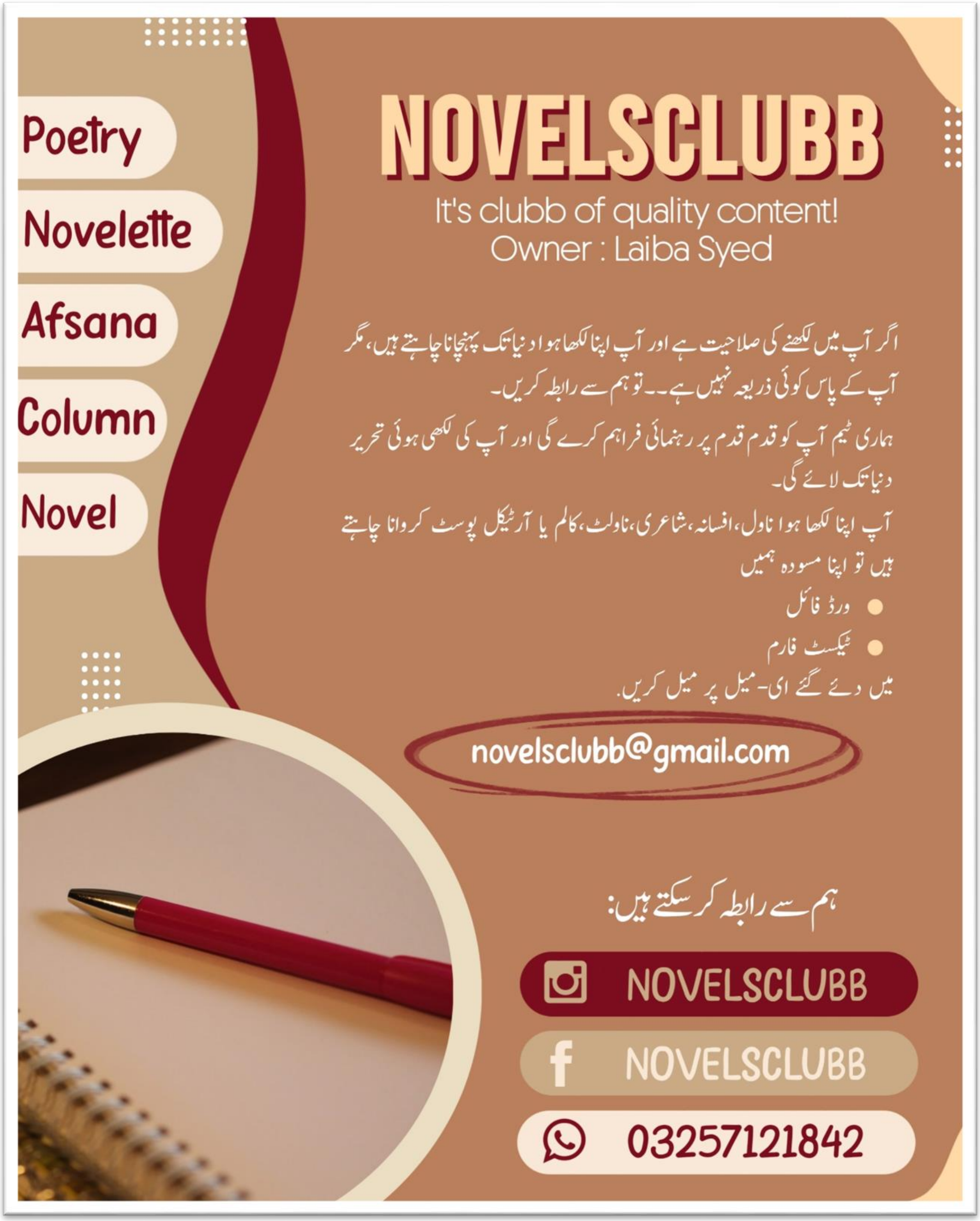
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

گمان

از قلم

طیبہ رفیق

www.novelsclubb.com

قسط نمبر ۳

وہ ہری بھری سر سبز پہاڑی پہ کھڑا تھا جب اچانک اسے دور کوئی کھڑا نظر آیا، وہ اسے غور سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا مگر گُھپ اندھیرے کی وجہ سے وہ اندازہ نہیں لگا پا رہا تھا۔ ذرا قریب آنے پر اندھیرا چھٹا تو اسے وہاں ایک لڑکی کھڑی نظر آئی، اس لڑکی کا منہ دوسری طرف تھا۔ وہ قدم قدم اس کی جانب چلتا گیا۔ ابھی وہ اس سے کچھ قدم کے فاصلے پر ہی تھا کہ وہ لڑکی اس کی طرف گھومی اور ہاتھ بڑھایا۔ وہ حیراں سا اسے دیکھ رہا تھا، اس کا پورا چہرہ ڈھکا ہوا تھا صرف آنکھیں سامنے تھیں لیکن اندھیرے، کی وجہ سے واضح نہیں ہو رہی تھیں، وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا اتنی رات کو وہ اکیلی لڑکی یہاں کر کیا رہی ہے۔ وہ لڑکی ہاتھ اس کی طرف بڑھائے ابھی تک کھڑی تھی، اچانک ہی بجلی چمکی اور اسے وہ جھیل سی نیلی آنکھیں دکھائی دیں۔

"بلیو آئیز"

وہ زیر لب بڑبڑایا۔

وہ تو جیسے سانس لینا ہی بھول گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ اتنی پیاری آنکھیں تھیں کہ ان میں لمحے بھر کو ڈوب جانے کا من کرتا تھا۔اس کی آنکھوں سے لگ رہا تھا وہ اسے دیکھ کر مسکرا رہی ہے۔

اس لڑکی کے بڑھے ہاتھ کو تھامنے کے لیے جیسے ہی اس نے ہاتھ بڑھایا وہ اس سے دور ہوتی گئی۔

"بلیو آئیز۔۔۔رُکو پلیز،بلیو آئیز۔۔۔۔"

مگر وہ لڑکی وہاں سے غائب ہو گئی۔

ایک ہی جھٹکے سے اس کی آنکھ کھلی تو وہ اپنے کمرے میں اپنے بیڈ پہ تھا۔

وہ اٹھ کے بیٹھ گیا،ماتھے پر ننھی ننھی پسینے کی بوندیں تھیں۔ایک ہاتھ سے ماتھے کو چھو کر پسینہ صاف کیا،دوسرے ہاتھ سے سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا تو صبح کے تین بج رہے تھے۔

"افففففف اذلان تم بھی خواب میں کیا کیا دیکھتے رہتے ہو"

وہ اپنے ماتھے پہ ہاتھ مار کر مسکرا کر دوبارہ سے سونے کے لیے لیٹا۔جیسے ہی اس نے آنکھیں بند کیں وہ بلیو آئیز جانے کہاں سے پھر سے سامنے آگئی تھیں۔اس نے فوراً سے آنکھیں کھول لیں۔

www.novelsclubb.com

یہ وہ آنکھیں تو نہیں ہیں جو میں نے اس دن راستے میں دیکھی تھیں، پھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پھر یہ ” آنکھیں کیوں میرے سامنے آ رہی ہیں“۔

وہ واقعتاً الجھ گیا تھا۔

ایک بار پھر سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر ٹائم دیکھا صبح ہونے میں ابھی کافی وقت تھا وہ تہجد کی نیت سے اٹھ کر وضو کرنے چل دیا۔اسے جب بھی بے سکونی محسوس ہوتی تھی وہ تہجد ضرور پڑتا تھا اور اس وقت تک جائے نماز سے نہیں اٹھتا تھا جب تک وہ خود کو پُر سکون محسوس نہ کرے۔ باہر کوئی بھی اسے دیکھ کر یہ نہیں سوچ سکتا تھا کہ انتہائی مغرور دِکھنے والا یہ شخص اکیلے میں اللہ کے سامنے کتنا روتا ہے۔

کتنی ہی دیر وہ سجدے میں پڑا رہا، اللہ سے اس خواب کی حقیقت دِکھلانے کی دعا کرتا رہا۔ بلآخر جب دل تھوڑا پُر سکون ہوا تو وہ سجدے سے اٹھ گیا۔

وہ نہیں جانتا تھا کچھ خواب حقیقت کے بلکل قریب ہوتے ہیں۔ وہ نہیں جانتا تھا اس کی زندگی یوٹرن لینے والی ہے۔

وہ نہیں جانتا تھا اللہ نے اس کی تقدیر میں کیا لکھا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

....

گھر میں خوب رونق لگی تھی ہر طرف چہل پہل تھی۔اور اتنی رونق ہوتی بھی کیوں نہ، آخر گھر کی بڑی بیٹی جو آئی تھی۔زرمینہ اپنے ہسبنڈ اور بچوں سمیت دانیال سے ملنے آئی تھی۔بچوں کے آنے سے تو ویسے ہی گھر میں رونق لگ جاتی ہے۔کھانے کے بعد سب رومی کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے جبکہ زرمینہ کچن سمیٹنے میں دعا کی مدد کر رہی تھی،ساتھ ساتھ باتوں کا سلسلہ بھی جاری تھا۔

،بقول معین صاحب کے 'جس محفل میں ہماری دُعا ہو اور وہاں خاموشی ہو ایسا کبھی نہیں ہو سکتا ان کی بات پہ ہمیشہ دعا مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے کہتی تھی ”جس دن میں خاموش ہو جاؤں گی نا تب آپ سب ہی میری باتوں کو یاد کریں گے“۔

آپی یہ کیا بات ہوئی ایک تو آپ اتنے دنوں بعد آئی ہیں اور ایک رات بھی نہیں رک رہی“۔”

وہ زرمینہ کے واپس جانے کا سن کر دکھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

سمجھا کرو نا تمہیں تو پتہ ہے اماں کا۔۔۔۔اتنی مشکل سے تو صرف اتنی دیر کے لیے آنے کی" پرمیشن ملی ہے"۔

وہ برتن سِنک میں رکھتے ہوئے آرام سے بتا رہی تھی۔

سانولی لیکن پرکشش رنگت، چہرے پہ ذمہ داریوں کے بوجھ کے آثار صاف نظر آتے تھے۔

ایک وقت تھا جب وہ ہر چیز سے بے نیاز چلبلی سی لڑکی تھی مگر حالات نے اس سے وہ ساری شوخیاں چھین لی تھیں۔وہ بہت بدل گئی تھی،اس نے خود کو حالات کے مطابق ڈھال لیا تھا۔

ہم نے آپ کی شادی اس لیے نہیں کی تھی آپی کہ وہ آپ کو آپ کی مرضی کے مطابق سانس" بھی نہ لینے دیں۔میرا بس چلے نا تو میں آپ کی ساس کو۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتی زرمینہ نے اس کے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔

پاگل ہو گئی ہو صفدر نے سن لیا نا تو بات کا بتنگڑ بن جائے گا۔"

"اففففف آپی آپ ساری زندگی بس ڈر ڈر کے گزار دیں"

اس نے زرمینہ کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا۔

دیکھیے گا جب میری شادی ہو گی نا تو میں اپنے شوہر اور ساس"

کو کیسے قابو کر کے رکھوں گی"۔

"جی جی دیکھا جائے گا تب ہم بھی یہاں ہی ہیں"

زرمینہ نے ایک ہنس کر بات کو ٹالنا چاہا۔

مگر یاد رکھنا آگے کی زندگی اتنی آسان نہیں ہوتی سب کچھ بدل جاتا ہے"۔"

جی جی وہ تو نظر آ ہی رہا ہے آپ کو دیکھ کر۔شادی سے پہلے کتنی چلبلی ہوتی تھی یہ زرمینہ اور اب"

تو جیسے ہر وقت ڈری

سہمی سی رہتی ہے۔سیریئسلی آپی مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے آپ کو ایسے دیکھ کر اور ان لوگوں پہ بہت

غصہ آتا ہے"۔

دعا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ سارے برتن اٹھا کر دعا کی ساس کے سر پر مار ڈالتی۔

میری جان میں خوش ہوں وہاں۔۔۔۔صفدر میرا اتنا خیال رکھتے ہیں باقی سب بھی اچھے ہیں"

بس اماں تھوڑی غصے کی تیز ہیں ورنہ دل کی وہ بہت اچھی ہیں"۔

وہ دعا کو ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔وہ جانتی تھی دعا میں برداشت کی بہت کمی ہے۔

اچھا بھئی آپ ہی دیکھیں ان کی اچھائیاں مجھے تو جو صحیح لگا میں نے بول دیا“۔ ”

برتن خشک کرنے کے بعد وہ اب انہیں شیلف پر رکھ رہی تھی۔

”چلیں باہر؟؟“

باتوں باتوں میں سارا کام نپٹ گیا تھا وہ دونوں باہر آئی تو سب باتوں میں مصروف تھے۔ دعا کے باہر آتے ہی رومائشہ بھاگ کر اس کے پاس آئی تھی۔

دعا معین صاحب کے ساتھ ہی صوفے کے ہینڈل پر بیٹھ گئی جبکہ زرمینہ اپنی امی کی بغل میں جا بیٹھی۔

www.novelsclubb.com

”صفدر بھائی“

دعا معصوم شکل بنائے انہیں دیکھ رہی تھی اسے جب بھی کوئی کام ہوتا تو وہ ایسے ہی معصوم شکل بنا لیتی تھی۔

”لو جی اب کون سا کام پڑ گیا؟“

وہ اس کی شکل دیکھتے ہی جان گئے تھے۔

پلیز، پلیز، پلیز رومی کو یہیں چھوڑ جائیں صرف ۲، ۳ دن کے لیے انکامت کیجیے گا پلیز"۔"

وہ رو دینے کو تھی جیسے ابھی انکار ہوا اور ادھر آنسو نکل پڑیں۔

اچھا بابا رکھ لو اب رونا نہ سٹارٹ کر دینا مگر صرف دو دن کے لیے"۔"

"اوو صفدر بھائی آپ سچ میں بہت اچھے ہیں"

"جی جی ابھی میں انکار کرتا تو بہت برا ہوتا"

"جی وہ تو ہے"

دعا آنکھیں مٹکا کے بولی تو سب ہنس پڑے۔

"اچھا بابا ہم چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے"

www.novelsclubb.com

صفدر اٹھتے ہوئے بولا وہ معین صاحب کو بابا کہہ کر بلاتا تھا۔

"اور دانیال میاں ہماری طرف بھی چکر لگایئے"

وہ اب دانیال سے گلے مل رہا تھا۔

جی بھائی آؤں گا انشاءاللہ ایک دو دن میں۔بلکہ رومی کو چھوڑنے میں خود آؤں گا"۔"

زرمینہ نے ارحم کو اٹھایا اور سب سے ملنے لگی جانے کیوں دل کچھا کچھا سا لگ رہا تھا۔امی کے گلے کافی دیر تک لگی رہی تو انہوں نے حیرانی سے اسے پیچھے کیا۔

"کیا ہوا زری کیوں چپ چپ ہو؟"

"ہمم کچھ نہیں امی پتہ نہیں دل عجیب سا ہو رہا ہے۔"

تھک گئی ہو گی اس لیے گھر جا کے آرام کرنا اور پھر بھی ٹھیک نہیں ہوئی تو ڈاکٹر کو دکھا دینا“۔

”جی امی“

وہ سب چلے گئے تو دعا رومی کو اپنے ساتھ کمرے میں لے گئی۔ معین صاحب کو کسی کام سے جانا تھا وہ بھی باہر چلے گئے۔ جبکہ دانیال اپنی امی کی گود میں سر رکھ کر باہر ہی صوفے پر لیٹ گیا۔ وہ اپنی یونیورسٹی کی کہانیاں سناتا جا رہا تھا اور فرحت بیگم اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتی ساتھ ساتھ مسکرا رہی تھیں۔ ان کو ویسے تو تینوں بچے ہی بہت پسند تھے مگر دانیال میں ان کی جان بستی تھی۔

بچپن سے اب تک اس کو ذرا تکلیف نہیں ہونے دی وہ اس بات سے بے خبر تھیں کہ تکلیفیں اس کا مقدر بننے والی ہیں۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

"گڈ ما!!!!!!رننگ نور"

تیز الارم سے اس کی آنکھ کھلی تو وہ مسکرا کے بیٹھ گئی۔اس کی عادت تھی جب بھی صبح آنکھ کھلتی وہ خود کو گڈ مارننگ ضرور بولتی۔

وہ جلدی سے اٹھی کھڑکی کے آگے سے کرٹنز ہٹائے تو ٹھنڈی ہوا اس کے چہرے کو چھو کر گزری۔ہوا سے اس کے ریشمی بال اڑ کر پیچھے ہوئے۔

صبح کی ٹھنڈی ہوا میں آنکھیں بند کیے گہرا سانس لے کر پیچھے کو ہٹی تو وال کلاک پہ نظر پڑتے ہی وہ الماری سے کپڑے نکالنے کو دوڑی۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال خشک کر رہی تھی۔

آج بہت خاص دن تھا وہ تیار ہونے کے ساتھ ساتھ گنگنا بھی رہی تھی۔

بلیک شارٹ شرٹ اور پٹیالہ شلوار میں اس کا چہرہ مزید نکھرا ہوا لگ رہا تھا۔اپنی نیلی جھیل سی آنکھوں پہ مسکارے کا ٹچ دے کر وہ خود کو آئینے میں دیکھ کر مسکرا دی،وہ ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی تھی۔پاؤں میں کھسہ پہنتے ہوئے وہ ناشتے کے لیے باہر کو بھاگی۔

•••••••••••••••••••••••••

أضفيت على الحسن العبقا فالورد تضوع و أعتنقا

You have imparted the scent over the beauty of the roses, the fragrances exhaled and embraced

حسن یا رب لنا الخلقا طهره فلا يحوى نزقا

God beautify our character and purify it so it will have no irascibility

أضفيت على الحسن العبقا فالورد تضوع و أعتنقا

حسن یا رب لنا الخلقا طهره فلا يحوى نزقا

وراجعلہ یقلد فی صبر للھادی فی حسن الخلقا

and let it in passion imitate our guider morals (the prophet PBUH)

حسن یارب لنا الخلقا فالعبد باِخلاق سبقا

God beautify our character, as the servant precede by the well-morals

www.novelsclubb.com

اَضفیت علی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جانے کب لیٹے لیٹے اس کی آنکھ لگ گئی۔اب الارم کی آواز سے آنکھ کھلی تو جلدی سے الارم بند کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔الارم کی ٹون پہ اس نے نشید لگا رکھی تھی۔وہ میوزک سے بہت دور بھاگتا تھا۔آج کا دن بہت خاص تھا۔اپنے اوپر پڑا کمفرٹ تیزی سے پلٹ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

آئینے کے سامنے وہ نک سک سا تیار کھڑا تھا۔اپنے پرفیومز کے کلیکشن میں سے سب سے اچھا والا پرفیوم اٹھا کر سپرے کیا۔چہرے پر مسکان سجائے ایک نظر خود پر ڈالی تو بے اختیار اس کے منہ سے ماشاءاللہ نکلا پھر خود ہی ہنسنے لگا۔

"افففف اذلان تم پاگل ہو گئے ہو"

ڈریسنگ ٹیبل سے اپنی واچ اور موبائل اٹھا کر وہ ناشتے کے لیے باہر کچن کی جانب چل دیا۔

oooooooooooooooooooooooooooo

ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی نور جلدی جلدی ناشتہ کرتے ہوئے بار بار ٹائم بھی دیکھ رہی تھی۔

"بیٹا آرام سے ناشتہ کرو ابھی بہت وقت ہے"

ریاض صاحب نے اسے اس قدر جلدی سے ناشتہ کرتے دیکھا تو بول پڑے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بابا وقت ہی تو نہیں ہے۔مجھے جلدی جانا ہے آج"

نور نے جوس کا آخری سپ لیا اور باہر بھاگی۔

"او کے بابا بائے"

دروازے سے نکلتے وہ ہاتھ ہلا کر غائب ہو گئی۔

ناشتے کی ٹیبل پر صرف ریاض صاحب اور نور ہی تھے۔ارجمند اور ناہید بیگم ابھی تک سوئے تھے

۔

www.novelsclubb.com

oooooooooooooooooooooo

ازلان ڈائننگ ٹیبل پہ پہنچا تو وہاں صرف ریشا بیٹھی آرام سکون سے ناشتہ کر رہی تھی۔

"باقی سب کہاں ہیں پیٹو خان"

ازلان نے اس کے سر پر ایک چپت لگائی اور ساتھ والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔وہ اس کے ہر وقت کچھ نا کچھ کھاتے رہنے کی وجہ سے اسے پیٹو خان کہتا تھا۔

"بھائی ی ی ی"

ریشا نے تیوری چڑھائی

."پتہ نہیں موم شاید کچن میں ہیں اور بابا روم میں تیار ہو رہے ہوں گے"

وہ پھر سے ناشتہ پہ جت گئی۔

ازلان بھی خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا اسے راستے میں کچھ کام تھا۔اسی لیے آج جلدی جا رہا تھا۔

تیز تیز ناشتہ کر کے وہ باہر نکلا تو آسمان پہ بادل چھائے تھے۔

"یااللہ جب تک یونی نہیں پہنچ جاتا بارش کو روک کے رکھنا!!!! پلیززززز"

وہ آسمان کی طرف دیکھ کر گویا اللہ سے بات کر رہا تھا۔

اس نے بائیک سٹارٹ کی اور گیٹ سے باہر نکل گیا۔

○○○○○○○○○٭○○○○○○○○○○○○○○○

وہ اسلام آباد کے سب سے اچھے مال کے باہر کھڑی تھی۔اپنی گاڑی کو لاک کر کے وہ سینٹورس مال میں داخل ہو گئی۔اسے ایک گفٹ خریدنا تھا بہت اچھا بہت ایکسپینسیو آخر کو اس کی زندگی کے سب سے امپورٹنٹ شخص کی برتھڈے تھی۔ابھی وہ مال میں داخل ہی ہوئی تھی کہ عنایہ کی کال آگئی۔

"ہاں بس تھوڑی دیر میں پہنچ رہی ہوں"

اس نے جلدی سے کال ڈس کنیکٹ کی اور اپنی مطلوبہ چیز ڈھونڈنے لگی۔

○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○○

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ بائیک کو فل سپیڈ میں بھگا رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ بائیک کو اڑا کر لے جائے۔بلآخر وہ سینٹورس مال کے باہر آ کر رک گیا۔اس کی مطلوبہ چیز یہیں ملنی تھی۔وہ بائیک کو پارکنگ میں کھڑا کر کے جلدی سے اندر بھاگا۔

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا تو محتسم کی کال آگئی۔

"ہاں بس پہنچ گیا تھوڑی دیر میں"

جلدی سے کال ڈس کنیکٹ کر کے وہ گفٹ شاپ سے کچھ انوکھا گفٹ ڈھونڈنے لگا۔

آج التمش کا برتھڈے تھا اور اذلان چاہتا تھا کچھ بہت اچھا سب سے یونیک گفٹ لے۔

اچانک ہی اسے کچھ مختلف آواز سنائی دی۔وہ اس آواز کی جانب لپکا۔

دوسری طرف نور بھی اسی شاپ پر گفٹ ڈھونڈھ رہی تھی اور اسے بھی وہی آواز سنائی دی وہ بھی اسی آواز کی جانب بھاگی۔

www.novelsclubb.com

دونوں چند قدم کے فاصلے پر تھے۔ایک سیکنڈ کے فرق سے اذلان نے پہلے وہ گراموفون اپنے ہاتھ میں لیا۔نور نے بھی گراموفون کو پکڑا۔دونوں گراموفون کو اپنی اپنی جانب کھینچ رہے تھے۔

"یہ آپ پلیز پیک کر دیجیے"

نور نے بہت تحمل سے گراموفون اس کی جانب بڑھایا۔

"میں آپ کو سیلز مین نظر آرہا ہوں"

وہ ہونقوں کی طرح اس کی شکل دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

اووو سوری ! مجھے لگا۔ویسے سیلز مین ہونا کوئی بری بات نہیں ہے"۔"

اذلان نے ایک آئی برو اوپر کی جانب کر کے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔گراموفون ابھی تک دونوں نے پکڑ رکھا تھا۔

"چلیں اب یہ چھوڑ دیں مجھے یہ پیک کروانا ہے"

نور نے پھر سے گراموفون کو اپنی جانب کھینچا۔

"ارے ایسے کیسے دے دوں پہلے میں نے اٹھایا تھا"

"ہاں تو دیکھا تو میں نے تھا نا پہلے"

"دیکھنے سے کیا ہوتا ہے"

ازلان نے گراموفون پہ اپنی گرفت مضبوط کی۔

"آپ یہ نہیں لے سکتے"

نور نے بلآخر اس سے چھین ہی لیا۔

www.novelsclubb.com

"Let's see"

وہ وہاں سے چلا گیا۔

"یہ گراموفون کا بل بنادیں۔"

اس نے کاؤنٹر پہ پہنچ کر اپنا کارڈ دکاندار کو تھمایا ہی تھا کہ نور بھی کاؤنٹر پہ پہنچ گئ۔

"اسلام وعلیکم انکل"

نور نے آتے ہی ایسے سلام کیا جیسے برسوں سے جانتی ہو۔

"ارے نور بیٹا کیسی ہو، آج کیسے آنا ہوا اور ریاض صاحب جیسے ہیں۔"

دکاندار اذلان کو مکمل طور پر نظرانداز کر چکا تھا۔

اذلان نے ماتھے پہ تیوری چڑھائی۔

www.novelsclubb.com

بابا بلکل ٹھیک ہیں انکل۔۔وہ آج ماما کا برتھڈے ہے نا تو ان کے لیے کچھ یونیک سا گفٹ ڈھونڈ رہی تھی۔"

"انکل وہ میرا بل۔۔۔۔"

اذلان ان کی باتوں سے بور ہو رہا تھا۔

اوہو بیٹا یہ گراموفون تو ایک ہی ہے آپ کوئی اور گفٹ دیکھ لیں۔میں نے بل ابھی تک نہیں بنایا۔"

دکاندار نے اذلان کو کارڈ واپس تھماتے ہوئے کہا۔

یہ تو ناانصافی ہے انکل۔۔۔۔۔میں نے پہلے بل بنانے کا بولا آپ کو اور آپ وہ کسی اووور کو دے رہے ہیں"

اس نے "اور" پہ زور ڈالتے ہوئے نور کی طرف اشارہ کیا تھا۔

"اوو کے اوو کے نہیں چاہیے مجھے کوئی گفٹ"

اذلان وہاں سے چلا گیا تو نور گراموفون کو پیک کروا کر جیسے ہی باہر پہنچی اذلان دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے ایک پاؤں دیوار کے ساتھ لگائے انگلی پہ بائیک کی چابی گھماتا اسی کا ویٹ کر رہا تھا۔

"تو کر لیا دوسروں کے حق پہ قبضہ"

وہ اسے دیکھنے کی بجائے سامنے دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کوئی قبضہ نہیں کیا یہ میری ہی چیز تھی اسی لیے مجھے ملی۔ اور ویسے بھی جو چیز ہماری ہو اسے ہم سے کوئی چھین نہیں سکتا۔"

www.novelsclubb.com

"اووووووتو یہ بات ہے۔؟؟؟"

ازلان نے فوراً والٹ نکال کر پیسے اس پر پھینکے اور اس کے ہاتھ سے گراموفون کا پیکٹ چھین لیا۔

وہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھی۔اس لیے بوکھلا گئی۔

آپ نے ہی کہا نا کہ اگر چیز ہماری ہو تو کوئی چھین نہیں سکتا تو اس کا یہی مطلب ہے یہ میرا" ہے"۔

وہ وہاں سے بھاگ نکلا اس سے پہلے کے وہ بائیک کے پاس پہنچتا وہ بھی اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی۔وہ کسی بھی قیمت پر یہ گراموفون کھونا نہیں چاہتی تھی۔

"اففففففففف یہ لڑکی"

اذلان بائیک کو ایسے ہی چھوڑ کر سڑک پہ بھاگنے لگا وہ آگے آگے بھاگ رہا تھا اور وہ اس کے پیچھے ۔ارد گرد لوگ ان کو حیرانگی سے دیکھتے اور آگے بڑھ جاتے۔

مسلسل کافی دیر بھاگنے کے بعد اذلان نے پیچھے مڑ کے دیکھا تو وہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔

تب وہ تھوڑا سستانے کو کھڑا ہوا سانس اتھل پتھل ہو رہا تھا۔وہ وہیں کھڑا اپنے سانس کو بحال کر رہا تھا کہ اس کے کندھے کو کسی نے تھپتھپایا۔اس نے گردن موڑ کر پیچھے دیکھا تو اچھل کر سیدھا ہوا۔

"آ۔۔۔آپ میرا۔۔۔۔۔۔گرا۔۔۔۔۔گراموفون۔۔۔۔۔۔واپس۔۔۔کریں"

وہ بکھری سانسوں کے ساتھ بول رہی تھی۔

"افففففف تم لڑکی ہو یا طوفان تھکتی نہیں ہو کیا"

اس کے ساتھ ہی اذلان دوبارہ سے بھاگ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑا آگے پہنچا ہی تھا کہ اس کا موبائل رنگ کرنے لگا، ایک جگہ سائڈ پر رک کر پیچھے دیکھا تو وہ کافی دور تھی پاکٹ سے موبائل نکال کر دیکھا تو محتسم کا نام جگمگا رہا تھا۔

"ہاں بس 5 منٹ۔۔۔۔میں پہنچ رہا ہوں"

وہ اتنا کہہ کر فون بند کرنے ہی لگا تھا کہ دوسری طرف سے محتسم کی بات سن کر وہ شاکڈ ہو گیا۔

گراموفون کا پیکٹ اس کے ہاتھ سے گر کر زمین سے ٹکرانے لگا تھا کہ عین اسی وقت نور نے پکڑ لیا۔

اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر اسے کچھ کہتی وہ وہاں سے بھاگتا ہوا چلا گیا۔آخری بار جب نور نے اسے دیکھا تھا تو اس کی سنہری آنکھوں میں آنسو تھے۔

نور کی آنکھوں نے بہت دور تک اس کا تعاقب کیا تھا، جانے کیوں نور کو اب گراموفون لے کر بھی خوشی نہیں ہو رہی تھی۔ وہ اسی سوچ میں تھی کہ جانے اس لڑکے کے ساتھ ایسا کیا ہوا جو وہ ایسے چلا گیا۔وہ تو اس کا نام تک نہیں جانتی تھی۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وَلَا یَحۡزُنۡکَ قَوۡلُهُمۡ ۘ

"ان کی باتوں سے آپ رنجیدہ نہ ہوں" ؕ

(اوو میرے اللہ پھر ایک اور ریمائنڈر)

جب آپ اللہ کو راضی کرنا شروع کرتے ہیں تو اس دوران بہت سے لوگ آپ سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

(سورہ یونس کا تدبر جاری تھا)

اور پھر وہ لوگ اپنی ناراضگی میں ایسی بہت سی باتیں کہہ جاتے ہیں جن سے آپ کا دل دکھتا ہے۔

(میرے ساتھ بھی تو یہی سب ہوا تھا)

آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔

اور آپ اپنی نیکی سے ایک قدم پیچھے ہٹ جاتے ہیں کیونکہ آپ ہرٹ ہوئے ہوتے ہیں۔

اس نے فوراً سے نگاہیں اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا۔ جیسے اس کی چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔۔ یہ (

۔۔۔۔ یہ تو میری ہی بات ہو رہی ہے۔ میں بھی تو ہار گئی تھی۔)

جبکہ اس صورتحال میں آپ کو یہ یاد رکھنا ہوتا ہے کہ آپ جو نیکی کر رہے ہیں وہ کس کو راضی کرنے کے لیے کر رہے ہیں۔

(ایک ایک لفظ اس کے دل میں اتر رہا تھا۔)

www.novelsclubb.com

آپ کو یہ سوچنا ہے کہ وہ مقصد جس کے لیے آپ اچھائی کر رہے ہیں وہ لوگوں کی تلخ باتوں سے بہت بڑا ہے اور اس کا اجر بہت میٹھا ہے۔لوگ تو ہمیشہ کچھ نا کچھ کہتے ہیں اور کہتے رہیں گے۔اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ ان کی باتوں کو دل سے لگا کر اللہ کو بھول جائیں؟؟؟؟

(وہ بہت پیار سے سمجھا رہی تھیں۔ان کی باتوں سے دل کا بوجھ ہلکا ہو رہا تھا۔)

مت دھیان دیں کہ کوئی کیا کہہ رہا ہے۔اللہ آپ کو بھی دیکھ رہا ہے اور اللہ ان کو بھی دیکھ رہا ہے آپ کے اطمینان کے لیے اتنا کافی ہونا چاہیے۔

اوران کی باتیں آپ کو غمزدہ نہ کریں"10:65"

www.novelsclubb.com

وہ آج کا سبق پڑھا کر چلی گئی تھیں۔ باقی لڑکیاں بھی اپنی چیزیں سمیٹتی اٹھ رہی تھیں۔ لیکن وہ وہیں بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اس نے اپنی زندگی کے کتنے اہم دن اللہ کی نافرمانی میں گزار دیے۔ اور جب وہ اللہ کی طرف پلٹی بھی تو لوگوں کی باتوں سے ہرٹ ہو کر اپنے قدم پیچھے کر لیے۔ آنسو متواتر بہہ رہے تھے۔ پورے ہال میں وہ اکیلی بیٹھی رہ گئی تو آنسو بھی ہچکیوں میں بدل گئے۔

"یااللہ"

اس نے تڑپ کر پکارا تھا۔

وہ بے اختیار سجدے میں گر گئی۔ وہ جانتی تھی سکون اس کو یہیں ملنا ہے۔

www.novelsclubb.com

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ

"اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور برائیوں سے درگزر کرتا ہے۔"

اس کے کانوں میں آواز گونجی۔

"اللہ نے تو آپ کا تب بھی پردہ رکھا جب آپ گناہ کر رہے تھے تو پھر اب وہ آپ کا پردہ کیوں نہیں رکھے گا جب آپ گناہوں کے راستے سے پلٹ آئے ہیں اور اس سے توبہ کر رہے ہیں"

دو دن پہلے کا سورہ شوری کا تدبر اس کے کانوں میں گونج رہا تھا۔

"میں کیسے یہ بھول گئی"

وہ سجدے سے اٹھ کر آنسو صاف کرنے لگی۔

"اللہ نے تو تب بھی میرا ساتھ دیا تھا جب۔۔۔۔جب کوئی بھی نہیں تھا میری مدد کرنے کو۔۔۔۔جب میں بلکل اکیلی تھی اللہ نے وہاں بھی میرا ساتھ دیا تھا۔"

آنسو پھر سے بہنے لگے تھے مگر یہ شکرانے کے آنسو تھے۔

وہ اٹھ کر اپنی چیزیں سمیٹنے لگی اسے باہر جا کر بھی بابا جی کی کہانی سننی تھی جو پچھلی بار ادھوری رہ گئی تھی۔

....

"دانی بیٹا! آجاؤ اب ناشتہ ٹھنڈا ہو رہا ہے۔"

(ایک تو یہ لڑکا تیار ہونے میں لڑکیوں سے زیادہ ٹائم لگاتا ہے)

وہ آہستہ سے بڑبڑائی تھیں لیکن دعا نے پھر بھی سن ہی لیا تھا، وہ بے اختیار اونچی آواز میں ہنسنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ارے لڑکی کیا ہو گیا ہے؟ اتنی اونچی آواز میں لڑکیاں نہیں ہنسا کرتی"

انہوں نے اسے ٹوکا تھا وہ ہمیشہ اسے سمجھایا کرتی تھیں۔

"اووکے اووکے نہیں ہنستی میں اونچی آواز میں، اب خوش"

وہ فرحت بیگم کے گلے میں بانہیں ڈال کر بولی تو پراٹھا پکاتے ہوئے فرحت بیگم نے چمٹا اس کی طرف گھمایا، وہ ایک ہی جھٹکے سے پیچھے ہوئی اور ہنستے ہوئے باہر کو بھاگی۔

اتنے میں دانیال بھی تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پہ پہنچ گیا تھا۔اسے ایک دوست سے ملنے جانا تھا کئی دنوں سے پروگرام بنا رہا تھا مگر جا نہیں سکا تھا۔دعا کو آج یونیورسٹی سے آف تھا سو وہ آرام سکون سے گھر میں ادھر ادھر گھوم رہی تھی سب کو تنگ کر رہی تھی۔

"شام کو زرمینہ آپی کی طرف جاؤں گا رومی کو تیار رکھنا"

دانیال اتنا کہہ کہ باہر نکل گیا۔

"افففففف رومی کب اٹھے گی؟"

دعا کو بوریت ہو رہی تھی تین دن اتنی جلدی گزر گئے تھے کہ پتا ہی نہیں چلا اور رومی کے جانے کا ٹائم بھی آ گیا۔

"سونے دو بے چاری بچی کو پورا دن تو تم اسے تنگ کرتی رہتی ہو۔ دو گھڑی سکون کے اسے بھی جینے دو۔"

فرحت بیگم نے اسے گھورا۔

دونوں ناشتے کی میز پہ بیٹھی تھیں۔ معین صاحب جلدی ہی ناشتہ کر کے آفس کے لیے نکل گئے تھے۔

"اچھا اماں جان اب میں کسی سے بات بھی نہیں کروں گی"

دعا نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کیا۔ جب بھی کوئی اسے زیادہ بولنے یا تنگ کرنے پہ ٹوکتا وہ ایسے ہی منہ بنا لیتی تھی۔ پھر کچھ ہی دیر میں واپس اپنی اسی حالت میں آ جاتی تھی۔

"افففف ڈرامے باز لڑکی"

فرحت بیگم برتن اٹھانے لگی۔

"ہاں جب نہیں ہوں گی نا میں تب یاد کریں گے مجھے ہی"

(افففف دعا اور اس کی بلیک میلنگ)

"سدھر جاؤ دعا۔۔۔۔ بڑی ہو جاؤ اب۔۔۔ ساری زندگی میں نے نہیں رہنا تمہارے ساتھ"

فرحت بیگم اب سیریس ہو گئی تھیں۔

"کیوں نہیں رہنا بھئی؟؟؟ ہم ہمیشہ ساتھ رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔"

دعا کا میلو ڈرامہ پھر سے سٹارٹ ہو گیا تھا۔

فرحت بیگم وہاں سے اٹھ کے کچن میں آ گئیں وہ جانتی تھیں اب پورا دن دعا کی زبان نہیں رکنے والی۔

دن کے دو بج رہے تھے۔۔۔۔جانے کیوں بار بار فرحت بیگم کا دل گھبرا رہا تھا،ایسے جیسے کچھ برا ہونے والا ہو۔

"یااللہ خیر"

وہ درود پاک کا مسلسل ورد کر رہی تھیں۔

"کیا ہوا امی؟"

دعا نے فرحت بیگم کو پریشان دیکھا تو سیریس ہوئی۔

پتہ نہیں بیٹا! دل عجیب سا ہو رہا ہے۔ذرا دانی کو فون تو کرو کہاں ہے؟آیا کیوں نہیں ابھی تک۔۔۔"

امی۔۔۔امی آپ ادھر بیٹھیں میں ابھی کال کرتی ہوں بھائی کو کچھ بھی نہیں ہو گا آپ ایسے "
ہی گھبرا رہی ہیں"

دعا پانی کا گلاس لے کر آئی اور ساتھ ہی دانیال کو کال کرنے لگی۔

تیسری بیل پر فون کٹ گیا۔اس نے دوبارہ سے کرنا چاہی مگر گیٹ پر دستک ہوئی تو وہ دروازے کھولنے چلی گئی۔

"شکر ہے بھائی آپ آ گئے امی تو ایسے ہی پریشان ہوئی جا رہی تھیں آپ کے لیے۔"

دانیال جیسے ہی گیٹ سے اندر داخل ہوا دعا شروع ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کیا ہوا امی کو؟"

دانیال فوراً اندر کو بھاگا۔

کیا ہوا امی؟"

دانیال نے ماں کو ایسے بیٹھا دیکھا تو بے اختیار ان کے پاس دوڑتا چلا گیا۔

جیسے ہی فرحت بیگم نے دانیال کو دیکھا ان کی سانس میں سانس آئی۔انہوں نے اٹھ کر دانیال کو گلے لگایا۔

دعا دروازے سے یہ سارا منظر دیکھ کے حیران بھی ہو رہی تھی اور اسے بے چینی بھی ہو رہی تھی۔اب تو اس کا دل بھی بیٹھا جا رہا تھا۔

"امی ہوا کیا ہے؟؟؟"

دانیال بھی پریشان ہو گیا تھا۔

"کچھ نہیں بیٹا یہاں بیٹھو میرے پاس۔"

فرحت بیگم کا رویہ بہت عجیب سا تھا، جیسے کوئی بات انہیں بے چین کر رہی ہو مگر بتا نہ پا رہی ہوں۔

وہ خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ گیا۔

دعا بھی دانیال کے ساتھ ہی آکر بیٹھ گئی۔رومی جانے کہاں کھیل رہی تھی۔

فرحت بیگم ان کو بچپن کے واقعات سنا رہی تھیں کہ کیسے دعا اور دانیال محلے کے بچوں کے ساتھ مل کر شرارتیں کیا کرتے تھے۔

باتوں باتوں میں تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا۔

"امی مجھے زرمینہ آپی کی طرف جانا تھا وہ لوگ انتظار کر رہے ہوں گے"

دانیال گھڑی دیکھتے ہی اٹھ کھڑا ہوا ساتھ ہی رومی کو بھی آوازیں دینے لگا۔

"میں لے کے آتی ہوں رومی کو"

دعا اندر جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"او کے امی اللہ حافظ اور پلیز پریشان نہیں ہوا کریں"

دانیال نے ماں کے سر پر پیار کیا اور رومی کو لے کر باہر نکل گیا پیچھے فرحت بیگم کی خالی خالی نظروں نے گیٹ تک اس کا تعاقب کیا۔

تقریباً پانچ بجے کا وقت تھا جب بیگم فرحت عصر پڑھ کر باہر آ رہی تھیں کہ پاؤں کو ٹھوکر لگنے سے نیچے گرنے ہی لگی تھیں کہ دعا نے ہاتھ آگے بڑھا کر پکڑ لیا۔

"سنبھل کے امی کیا ہو گیا ہے؟؟؟"

دعا نے انہیں آرام سے پکڑ کر باہر رکھی چارپائی پر بٹھایا۔

"پتا نہیں بیٹا طبعیت عجیب سی ہو رہی ہے۔"

وہ چارپائی کا سہارا لے کر بیٹھ گئیں تو دعا ان کے لیے پانی لینے چلی گئی۔

"میں بھائی کو کال کرتی ہوں آپ کو ہسپتال لے چلتے ہیں۔"

"بیٹا پوچھو بھائی سے کہاں ہے وہ خیریت سے ہے نا"

ان کو سانس اٹکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی امی کرتی ہوں میں بات"

دعا کو بھی اب پریشانی ہو رہی تھی، صبح سے امی کا بار بار پریشان ہونا، دانیال کے بارے میں اتنا سوچنا اب تو اسے بھی لگ رہا تھا کہ کچھ غلط ہونے والا ہے۔

اس سے پہلے کہ وہ کال کرتی اس کا موبائل بجنے لگا۔

سکرین پر دانیال کا نمبر جگمگا رہا تھا اس نے فوراً سے کال اٹینڈ کی۔

www.novelsclubb.com

"السلام و علیکم بھائی کہاں ہیں آپ امی کب سے آپ کا پو۔۔۔۔۔۔۔"

ابھی اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ دوسری طرف سے کسی انجان شخص کی آواز سنائی دی۔

"یہ موبائل جن کا ہے ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے آپ پلیز ہسپتال آجائیں"

ہسپتال کا نام بتانے کے بعد فون کاٹ دیا گیا۔

دعا کے ہاتھ سے فون نیچے گر گیا۔

"دعا کیا ہوا ہے۔ کون تھا؟؟؟؟؟ بولو نا"

فرحت بیگم اٹھ کر اس کے پاس آئیں۔

"وہ۔۔۔۔وہ امی۔۔۔امی بھائی"

"یااللہ خیر کیا ہوا دانیال کو۔۔؟؟؟ بولو دعا کہاں ہے دانیال؟؟؟"
انہوں نے دعا کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا۔

"امی۔۔۔بھائی کا بہت۔۔۔۔۔سوئیر ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے"
دعا گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

فرحت بیگم کا دایاں ہاتھ سینے کی طرف بڑھا۔۔۔۔انہیں اپنی دھڑکنیں رکتی ہوئی محسوس ہوئیں۔۔۔۔۔سانس گلے میں اٹک رہی تھی۔۔۔۔۔دعا ابھی تک زمین پہ اسی حالت میں بیٹھی رو رہی تھی۔فرحت بیگم کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا،اور پھر ایک دم سے وہ پیچھے رکھی چارپائی پر گر گئیں۔۔۔۔۔دھڑام کی آواز پہ دعا نے گردن اٹھائی

"امی ی ی ی ی ی ی ی ی"

اس کے گلے سے ایک دلخراش چیخ فضا میں بلند ہوئی

"امی اٹھیں۔۔۔۔امی آنکھیں کھولیں کیا ہوا ہے امی ی ی یی۔۔۔۔۔"

دعا نے اپنا فون اٹھایا اور ابو کا نمبر ملایا لیکن آؤٹ آف کورج۔۔۔۔۔۔

"یا اللہ"

دعا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے۔۔۔۔وہ دوڑ کر باہر گلی کسی کی مدد لینے آئی لیکن وہاں سوائے سنسان سڑک کے کچھ بھی نہیں تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ بھاگ کر امی کے پاس آئی

"امی۔۔۔۔امی پلیز آنکھیں کھولیں نا۔۔۔امی ی ی ی"

ساتھ ساتھ وہ زرمینہ کا نمبر ملانے لگی

"آپی۔۔۔آپی امی۔۔۔۔بھائی۔۔۔۔۔۔آآ۔۔۔آپی پلیز گھر آ جاؤ"

وہ روتے ہوئے بات بھی نہیں سمجھا پا رہی تھی۔

کیا ہوا ہے دعا؟؟؟سب خیریت ہے نا۔۔۔؟؟؟امی کہاں ہیں؟؟ کیا ہوا امی کو؟؟؟ذور

"دانی کہاں ہے؟؟ابھی تک گھر نہیں پہنچا؟؟؟

زرمینہ اس کی آواز سن کر بوکھلا گئی تھی۔

آپی بھائی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور امی بے ہوش۔۔۔آپی کوئی نہیں ہے گھر میں۔۔۔۔ابو"

"کو بھی فون نہیں۔۔۔لگ رہا۔۔۔۔آپی پلیز آ جاؤ۔۔۔۔

"اللہ۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔میں ابھی آرہی ہوں پریشان نہیں ہو۔۔۔"

دعا نے فون کٹ کرنے کے بعد ایمبولینس جو کال کر کے بلایا۔۔۔۔

ایمبولینس کے آتے ہی وہ لاک لگا کر امی کو لے کر چلی گئی فون کر کے زرمینہ کو بھی ہسپتال آنے کا بولا۔۔۔ معین صاحب کا نمبر ابھی تک آؤٹ آف کورج تھا۔

ہسپتال تک پہنچتے پہنچتے اس نے بہت بار ابو کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہی پھر ایک میسج چھوڑ دیا جس میں صرف امی کی طبعیت کا بتایا اور ساتھ ہسپتال کا پتا بھی بتا دیا۔۔۔۔

ہسپتال کے کوریڈور سے سٹریچر کو گھسیٹ کر اندر لے جایا جا رہا تھا۔۔۔

وہ امی کو اسی ہسپتال لے کر آئی تھی جہاں دانیال کو لایا گیا تھا۔

آئی سی یو میں فرحت بیگم کو لے جایا گیا۔۔۔اسے باہر ہی رکنے کا بولا گیا تھا۔۔۔۔ بڑی سی چادر میں خود کو چھپائے وہ مسلسل رو رہی تھی۔ ساتھ ہی وہ سب کا انتظار بھی کر رہی تھی۔۔۔

"یااللہ پلیز میری امی اور بھائی کو ٹھیک کر دیں۔۔۔پلیز یااللہ۔۔۔۔۔"

وہ کوریڈور میں رکھے بینچ پر سر گھٹنوں پر دیے بیٹھی تھی جب زرمینہ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

ایک لمحے میں ہی دعا اٹھ کر زرمینہ کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔

آپی امی۔۔۔۔امی کو اندر لے کر گئے ہیں۔۔۔بھائی۔۔۔بھائی بھی اس ہسپتال میں ہے "۔۔۔

"دعا۔۔۔حوصلہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔"

زرمینہ نے پیار سے اسے بینچ پر بٹھا کر پانی کی بوتل دی۔

"بابا کہاں ہیں؟"

صفدر کو جب نگاہ ادھر ادھر دوڑانے کے بعد معین صاحب کہیں نظر نہ آئے تو دعا سے پوچھا۔

"ابو کو کال کی تھی۔۔۔۔کال لگ نہیں رہی تھی تو میسج چھوڑ دیا تھا"

دعا کو اب تھوڑا حوصلہ ہوا تھا۔

اچھا وہ آجائیں گے میں دوبارا کال کرنے کی کوشش کرتا ہوں پریشان نہیں ہو۔۔۔۔میں "

"دانیال کا پتا کر کے آتا ہوں۔

زرمینہ خود پریشان ہونے کے باوجود دعا کو سنبھال رہی تھی۔بچوں کو وہ دادی کے پاس چھوڑ آئی تھی

کچھ ہی منٹس کے بعد ڈاکٹر باہر آیا تو دعا دوڑ کر اس کے پاس آئی۔

"میری امی کیسی ہیں ڈاکٹر؟؟؟؟"

اس نے امید بھری نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھا۔

oooooooooooooooooooooo

دوسری طرف دانیال کی حالت بہت سیریس تھی۔اس کی سر اور ٹانگوں پہ کافی چوٹیں آئی تھی۔

ہمیں ان کا فوری طور پہ آپریشن کرنا پڑے گا۔آپ میرے ساتھ آیئے کچھ فارمز پہ آپ کے "سائن لینے ہیں۔"

وہ دونوں آگے پیچھے ڈاکٹر کے کیبن میں داخل ہوئے۔

"ڈاکٹر وہ ٹھیک تو ہو جائے گا نا؟زیادہ مسئلہ تو نہیں ہے؟"

دیکھیے ابھی ہم کچھ کہہ نہیں سکتے ان کا بہت بلڈ ضائع ہو چکا ہے۔ہمیں ارجنٹلی" +O بلڈ بھی چاہیے ہو گا۔"

فارمز پر سائن لینے کے بعد وہ آپریشن کی تیاری کرنے لگے۔صفدر اس دوران مسلسل معین صاحب کو کال کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔بلآخر کال ملتے ہی پوری سچوئشن سمجھا کر ہسپتال آنے کا بول کر کال ڈس کنیکٹ کر دی۔

www.novelsclubb.com

دانیال کا آپریشن شروع ہو چکا تھا۔ آپریشن ہونے میں ابھی بہت وقت لگنا تھا۔ صفدر ادھر ہی باہر بینچ پر بیٹھ کر انتظار کرنے لگا مگر زرمینہ کی آتی کال نے اسے وہاں سے اٹھ کر جانے پہ مجبور کر دیا۔

ooooooooooooooooooooooo

"ڈاکٹر بتائیں نا میری امی کیسی ہیں اب؟"

زرمینہ بھی دعا کے پاس آگئی تھی

"آئی ایم سوری۔۔۔۔۔ وہ یہاں آنے سے پندرہ منٹ پہلے ہی اس دنیا سے جا چکی تھیں"

ڈاکٹر کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

دعا اور زرمینہ کو اپنی سماعت پہ یقین نہیں آیا۔

"آپی۔۔۔۔ آپی وہ جھوٹ بول رہا ہے نا۔۔۔۔ آپی امی نہیں جا سکتی ہمیں چھوڑ کر"

دعا زرمینہ کو بازو سے پکڑ کو جھنجھوڑ رہی تھی۔۔۔۔۔

زرمینہ تو اپنے حواس میں ہی نہیں تھی اسے یہ سب ایک ڈراؤنا خواب لگ رہا تھا۔جب اسے تھوڑا ہوش آیا تو دعا اس کے قدموں کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔

"دعا۔۔۔دعا اٹھو کیوں رو رہی ہو ایسے۔۔۔امی کو کچھ نہیں ہوا۔۔۔اٹھو رونا بند کرو۔۔"

اس نے فوراً سے صفدر کو کال ملانا سٹارٹ کر دی کال پہ پوری بات بتا کر وہ پھر سے دعا کو سنبھالنے لگی۔اتنی ہی دیر میں معین صاحب اور صفدر بھاگتے ہوئے وہاں پہنچے۔

معین صاحب کو سکتی لگ گیا وہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے رہ گئے۔

جانے کیسے صفدر سب کو سنبھال کر گھر لایا۔صحن میں میت رکھ دی گئی تھی۔

محلے کی خواتین میت کے آس پاس بیٹھی قرآن پڑھ رہی تھیں۔زرمینہ کے سسرال والے بھی آ گئے تھے۔زرمینہ دیوار سے ٹیک لگائے بلکل خاموش بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

دعا میت کی چارپائی کے ساتھ سر جوڑ کر بیٹھی تھی۔ تہمینہ اور اس کی امی بھی تسبیح کے دانے گرا رہی تھیں تہمینہ سے دعا کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

"اوہو اللہ ہی رحم کرے بے چاروں پر تو ایک دم سے اتنا بڑا غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا"

ہاں بھئی۔۔۔بھائی بے چارہ تو ہسپتال میں پڑا ہے اسے تو پتا بھی نہیں کے اس کی ماں اب اس" دنیا میں نہیں رہی"

محلے کی خواتین تسبیح کے دانوں کو رولتے ہوئے باتوں میں مصروف تھیں۔اتنے میں صفدر اپنے ساتھ چار لوگوں کو لے کر اندر داخل ہوا معین صاحب بھی ساتھ ہی تھے۔

صفدر سیدھا زرمینہ کے پاس آیا

"زری آخری بار دیدار کر لو اور دعا سے بھی بولو امی کے جانے کا وقت ہو گیا ہے"

زرمینہ نے ایک نظر اسے دیکھا پھر بھاگ کر چارپائی سے لپٹ گئی۔

میت کو اٹھانے کے لیے جب وہ لوگ آگے بڑھے دعا تو جیسے پاگل ہی ہو گئی۔

یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ؟۔۔۔"

امی۔۔۔امی ی ی ی ی ی۔۔۔۔۔۔امی اٹھیں نا۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔میں نہیں جانے دوں

"گی امی کو کہیں۔۔۔۔۔۔ابو۔۔۔۔ابوان سے کہیں نا امی کو کہیں نا لے کر جائیں۔۔۔

بھائی۔۔۔۔۔۔بھائی کہاں ہیں آپ۔۔۔۔بھائی آپ واپس آئیں گے تو امی بھی اٹھ جائیں"

"گی۔۔۔۔۔۔۔ابو۔۔۔۔۔۔۔۔۔روکیں نا ان کو۔۔۔۔

دعا کو روکنے کے لیے تہمینہ اور اس کی امی نے اسے پکڑ رکھا تھا۔زرمینہ اپنی حالت خراب ہونے کے باوجود اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔ام۔۔۔امی۔۔۔۔امی"

وہ ہچکیوں کے درمیان بولتے بولتے بے ہوش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"پانی لاؤ کوئی"

تہمینہ نے چیخ کر کہا تھا۔

میت کو قبر میں اتار کر صفدر اور معین صاحب سیدھے ہسپتال چلے گئے تھے۔دانیال کو ابھی تک ہوش نہیں آیا تھا۔ڈاکٹرز نے آپریشن کو تو کامیاب کر دیا تھا مگر مکمل کامیابی تب ہونی تھی جب وہ ہوش میں آتا۔اگلے چوبیس گھنٹے بہت اہم تھے

(جاری ہے)

•••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: